Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
June 29, 2025

Analytical Study of Contemporary Urdu Books on Islamic Economics

اسلامی معاشیات کی معاصر اردو کتب کا تجزیاتی مطالعہ

Ayesha Naseer
M.Phil Scholar, Department of Arabic & Islamic Studies
Government College University, Lahore

Dr. Muhammad Qasim Butt
Assistant Professor, Department of Arabic & Islamic Studies
Government College University, Lahore

Abstract

Islamic economics has been a focus of Muslim scholars for a long time. Notable figures such as Abu Yusuf, Abu Ubayd al-Qasim bin Sallam, Ibn Khaldun, Imam Ghazali, Ibn Taymiyyah, and Shah Waliullah, among others, authored numerous books that highlight the fundamental Islamic principles governing economic discourse. They compared the Islamic economic system with capitalism and socialism, propounded theories of Muslim economics, and elaborated on its philosophy. The region of the subcontinent has also been blessed with notable scholars who have written extensively on Islamic economics. This research paper aims to analyze books on Islamic economics written in the Urdu language over the past two decades. It will showcase the authors' approaches and methodologies while highlighting the salient features of these works.

Keywords: Islamic, Muslim, Economics, Urdu, Principle, Methodology

اسلامی معاشیات کے بارے میں ایک مغالطہ یہ ہے کہ شاید یہ صرف زکوٰۃ و عُشر کے بڑھانے اور سود کے خاتمے تک محدود ہے۔ گویا محض چند مالی معاملات ہی اس کے بنیادی ستون ہیں اور انہی میں تبدیلی شریعت کا اصل مقصود ہے، حالانکہ حقیقت اس سے کہیں زیادہ وسیع ہے۔ در حقیقت اسلام کی معاشی تعلیمات ایک بے کنار سمندر کی مانند ہیں، جن سے صرف مالی احکام ہی نہیں بلکہ عبادات اور انسانی زندگی کے تمام پہلور ہنمائی حاصل

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
June 29, 2025

کرتے ہیں۔اسلامی اقتصاد ایک مکمل اور معیاری علم ہے جس کا بنیادی مقصد پیداوار میں بہتری اور دولت کی منصفانہ تقسیم ہے۔یہی وجہ ہے کہ اپنی اصل کے اعتبار سے یہ معاشیات کے سیکولر تصور سے بالکل مختلف بنیاد رکھتی ہے۔

اسلامی معاشیات کے موضوع پر اہلِ علم نے متعدد پہلوؤں سے قابل قدر علمی خدمات انجام دی ہیں۔اس میدان میں فردی اور ادارہ جاتی دونوں سطحوں پر مسلسل جدوجہد کی گئی ہے۔آج جو علمی سرمایہ ہمیں اسلامی معاشیات کے حوالے سے کتابوں کی صورت میں دستیاب ہے،وہ دراصل انہی محققین اور اہلِ دانش کی طویل محنت کا ثمر ہے۔زیرِ نظر مضمون میں اسلامی معاشیات پر اکیسویں صدی میں لکھی گئی کتب کا تجزیہ و تبصرہ درج ہے۔ ان کتب کے مطالعہ سے اسلامی معاشیات کے عمومی مفاہیم کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

ا۔محاضراتِ معیشت وتجارت

یہ کتاب ڈاکٹر محمود احمد غازی کی تالیف ہے۔وہ 18 ستمبر 1950ء کو پیدا ہوئے اور ابتدائی تعلیم کراچی میں حاصل کی۔بعد ازاں جامعہ پنجاب، لاہور سے پی ایچ ڈی مکمل کی۔ڈاکٹر غازی 22 ستمبر 2010ء کو وفات پا گئے۔اپنی زندگی کے دوران انہوں نے متعدد اہم ذمہ داریاں سنبھالیں، جن میں وفاقی وزیرِ مذہبی امور، سپریم کورٹ کے شریعت اپیلٹ بنچ کے جج، اسلامی نظریاتی کونسل کے رکن، اور اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے اسلامک ڈیپارٹمنٹ میں ڈائریکٹر ایڈوائزر جیسے مناصب شامل ہیں۔وہ سات زبانوں پر عبور رکھتے تھے، جو عالمی سطح پر دعوت اور علمی رابطوں کے لیے انتہائی مؤثر ثابت ہوا۔دعوتِ دین کے حوالے سے ان کی خدمات اور تصنیفات اہلِ علم کے نزدیک خاصی قدر و قیمت رکھتی ہیں۔[1]

کتاب کا منہج:

یہ کتاب سلسلہ محاضرات کی چھٹی کڑی ہے جو کہ ۲۰۰۹ء میں دوحہ قطر میں ارشاد فرمائے گئے۔ان کی بیٹی حفصہ غازی نے ان خطبات کو مرتب کیا اور الفیصل ناشران لاہور نے اپریل ۲۰۱۰ء میں شائع کیا۔یہ کتاب بارہ خطبات پر مشتمل ہے۔اس کتاب کے پہلے خطبے میں قرآن و سنت کی روشنی میں اسلامی معیشت کی بنیادوں کو واضح کیا گیا ہے۔دوسرا خطبہ اسلام کے نظامِ معیشت کے بنیادی تصورات، نمایاں خصوصیات اور اہم اہداف پر مشتمل ہے۔تیسرے خطبے میں دورِ جدید کے اہم معاشی چیلنجز کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔چوتھے خطبے میں معیشت اور تجارت کے میدان میں ریاست

[1] سعدیہ گلزار، عصری معاشی مسائل اور ڈاکٹر محمود احمد غازی کے افکار: تجزیاتی مطالعہ (لاہور: پنجاب یونیورسٹی ادارہ اسلامک سٹڈیز، 2021)،2

OPEN ACCESS

CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
June 29, 2025

کے کردار کو بیان کیا گیا ہے، جبکہ پانچویں خطبے میں اسلام میں مال اور ملکیت سے متعلق احکام زیرِ بحث آئے ہیں۔ چھٹا خطبہ اسلامی تعلیمات میں معیشت و تجارت کی اہمیت اور متعلقہ احکام کو بیان کرتا ہے۔ ساتواں اور آٹھواں خطبہ سود کی حرمت کی حکمت اور اس کے اسلامی متبادلات کی وضاحت کرتا ہے۔ نواں خطبہ ربا سے متعلق پیدا ہونے والے شبہات اور ان کے جوابات پر مشتمل ہے۔ دسواں خطبہ اسلامی بینکاری کی تفصیلات بیان کرتا ہے۔ گیارہویں خطبے میں اسلامی معیشت، تجارت اور عصرِ حاضر میں بینکاری کے نظام پر گفتگو کی گئی ہے، جبکہ بارہواں اور آخری خطبہ اسلامی معاشیات کے مستقبل کے امکانات اور رخ پر روشنی ڈالتا ہے۔

مصنف کا اسلوب

1۔ تمام مسلم مفکرینِ معیشت کی طرح ڈاکٹر محمود احمد غازی اپنے بیان میں قرآن و تفسیر سے استدلال کرتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ **"واستعمر کم فیھا"** کے بارے میں بتاتے ہیں کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے تعمیرِ ارض کو انسان کا فریضہ بنایا گیا ہے۔ اس نے بندوں سے طلب کیا ہے کہ وہ زمین کو آباد کریں۔ اسی وجہ سے قرآن نے زمین کو انسان کے لیے ایک متاع قرار دیا ہے۔ زمین کی آبادکاری کے بارے میں قرآنِ مجید اور احادیث میں کئی ہدایات ملتی ہیں۔ علامہ ابنِ کثیر نے اس کی تفسیر میں لکھا ہے کہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو زمین کا آباد کار بنایا ہے۔ علامہ قرطبیؒ اس کی وضاحت میں لکھتے ہیں کہ اس آیت سے یہ اصول اخذ ہوتا ہے کہ زمین کی آبادکاری اور اس کی تعمیر انسانوں کی ذمہ داری ہے۔[2]

2۔ قرآن و تفسیر کے ساتھ آپ کتاب میں سنتِ رسول سے بھی استدلال کرتے ہیں اور اپنے موقف پر احادیث نقل کرتے ہیں مثلاً یہ وضاحت کرتے ہوئے کہ انسان کو وہ تمام چیزیں ضرور حاصل ہوتی ہیں جن کا اس سے وعدہ کیا گیا ہے، طبرانی اور ابنِ حبان کی روایت نقل کی ہے کہ جس طرح موت انسان کا تعاقب کرتی ہے، اسی طرح اس کا رزق بھی اس کے پیچھے پیچھے آتا ہے۔ اسی معنوی مضمون کو ابنِ ماجہ نے بھی بیان کیا ہے کہ کوئی جاندار اس وقت تک نہیں مرتا جب تک وہ اپنے مقدر میں لکھا ہوا رزق مکمل طور پر حاصل نہ کر لے۔[3]

3۔ آپ مجتہدین کے اقوال سے بھی استدلال کرتے ہیں۔ عملِ صالح کی وضاحت میں وہ بیان کرتے ہیں کہ مجتہدین کے نزدیک قرآن و سنت کے ہر حکم کے پسِ منظر میں کوئی نہ کوئی حکمت اور مصلحت ضرور موجود ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے مصلحت، صلاح اور اصلاح، یہ تمام تصورات قرآن مجید اور شریعتِ اسلامی سے گہرا تعلق رکھتے ہیں۔ پس عملِ صالح وہ ہر عمل ہے جو شریعتِ الٰہی کے مطابق ہو اور جس کا مقصد آخرت میں انسان کی فلاح و کامیابی ہو۔ معاشی پہلوؤں اور ان کے اثرات کے اعتبار سے بھی عملِ صالح کی اہمیت اور اس کے مقام کا انکار ممکن نہیں۔[4]

4۔ اصطلاحاتِ معیشت کو غازی صاحب نے آسان الفاظ میں سمجھانے کی کوشش کی ہے تاکہ کتاب عوام الناس کے لیے بھی اتنی ہی مفید ہو جتنی

[2] غازی، محاضراتِ معیشت و تجارت، 21-22
[3] ایضاً، 24
[4] ایضاً، 23

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
June 29, 2025

خواص کے لیے۔ مثال کے طور پر ربا اور میسر کو لیجیئے۔ آپ وضاحت کرتے ہیں کہ قرآنِ مجید نے ربا کی کسی خاص شکل کو نہیں بلکہ ربا کی ہر صورت کو قطعی طور پر حرام قرار دیا ہے۔ جب قرآن نے اعلان فرمایا: **وَأَحَلَّ اللهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا** تو اس میں **"الرِّبَا"** پر آنے والا الف لام استغراقی ہے، یعنی جس لفظ پر یہ آتا ہے، اس کے تمام افراد اور تمام اقسام اس حکم میں شامل ہو جاتے ہیں۔ اس لیے ربا کی ہر قسم اس حرمت کے دائرے میں آتی ہے۔ آپ میسر اور قمار کے فرق کو بھی واضح کرتے ہیں۔ آپ کے مطابق میسر ایک عام لفظ ہے، قمار اس کی خاص صورت ہے۔ قمار اس معاملے کو کہتے ہیں جس میں ایک شخص کے نفع کے ساتھ دوسرے کا نقصان لازمی اور یقینی طور پر جڑا ہو۔ لیکن اگر کسی معاملے میں دوسرے کو نقصان ہونا یقینی نہ ہو، تو پھر اسے میسر کہا جائے گا، قمار نہیں۔[5]

5۔ مصنف کے نزدیک مضاربت کو سود کا ایک مناسب اور شرعی متبادل قرار دیا جا سکتا ہے اور اسے اسلامی بینکاری کی بنیاد بھی بنایا جا سکتا ہے۔ عہدِ نبوی سے پہلے خود رسول اللہ ﷺ نے حضرت خدیجہؓ کے لیے مضاربت کی، اور بعد میں صحابہ کرام نے بھی اس معاملے کو اختیار کیا۔ اسی وجہ سے اسلامی شریعت نے اس کو باقی رکھا اور فقہائے کرام نے اس کے تفصیلی احکام مدوّن کیے۔ اگرچہ غازی صاحب بینکاری میں سود سے مکمل اجتناب کی تاکید کرتے ہیں، لیکن ان کے نزدیک بینک کے لازمی اخراجات کو پورا کرنے کے لیے سروس چارج لگایا جا سکتا ہے۔ اس کی اجازت پر علماء کا اتفاق ہے، اور اس مقصد کے لیے باقاعدہ اصول وضوابط بھی مقرر کیے جا چکے ہیں۔[6]

6۔ مصنف کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ وہ شرعی مسائل کے حل میں اپنے فقہی مسلک سے ہٹ کر دیگر مسالک کی رائے کو بھی معتبر سمجھتے ہیں اور تعصب کا شکار نہیں ہوتے۔ مثال کے طور پر وہ بیان کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص بینک سے قرض لینے آتا ہے تو بڑی جامع فزیبلٹی رپورٹ پیش کرتا ہے اور وعدہ کرتا ہے کہ رقم واپس کرے گا۔ لیکن کچھ سال بعد وہ اپنے وعدے سے منہ موڑ لیتا ہے اور بینک سے کہتا ہے کہ اس کی تجارت میں نقصان ہوا، اور اس عذر کا سہارا لیتا ہے کہ فقہ حنفی کے مطابق فزیبلٹی رپورٹ میں موجود وعدہ قانونی طور پر لازم نہیں۔ اس مسئلے کے حل کے لیے مصنف تجویز کرتے ہیں کہ فقہ مالکی سے استدلال کیا جائے: اگر کوئی شخص وعدہ کرے اور اس کی بنیاد پر دوسرا کوئی عمل کرے، پھر وہ وعدہ خلافی کرے تو اسے اس نقصان کی تلافی کرنی ہوگی۔[7]

7۔ بارھویں خطبہ میں غازی صاحب نے اسلامی معیشت و تجارت کے فروغ کے لیے دس اقدام بتائے ہیں۔ آپ کے نزدیک دولت کی تقسیم وسیع تر بنیادوں پر ہونی چاہیے۔ تجارت میں مرابحہ اور تورق کا استعمال کم ہو جبکہ مشارکہ اور مضاربہ کو فروغ دیا جائے۔ صنعتوں کو فروغ دینا چاہیے خواہ چھوٹی اور گھریلو ہوں۔ معاشرے کے نادار افراد کو استفادے کے مواقع دیے جائیں۔ سود کے کاروبار میں انوسٹ کی گئی رقم کی نسبت میں کمی کی جائے۔ سرمایہ کاری میں نمایاں اضافہ کی صورت پیدا کی جائے۔ ارتکازِ دولت کے رجحان میں کمی کے لیے اقدام کیے جائیں۔[8]

[5] ایضا، 41- 45
[6] غازی، محاضراتِ معیشت وتجارت، 314
[7] ایضا، 371
[8] ایضا، 450-451

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
June 29, 2025

8۔ اجمالی طور پر دیکھا جائے تو مصنف کا اسلوب نہایت سادہ اور رواں ہے، جس کی وجہ سے کتاب کے مباحث کو سمجھنا آسان ہو جاتا ہے۔ اسلامی معاشیات کے تفصیلی اور باریک مسائل کو بڑی مہارت کے ساتھ مختصر اور جامع انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ تاہم اندازِ بیان کے لحاظ سے کتاب میں بعض مقامات پر تسلسل اور توازن محسوس ہوتا ہے جبکہ بعض جگہ یہ کمی رہ جاتی ہے۔ مصادر و مراجع کے حوالے سے بھی نمایاں کمی دکھائی دیتی ہے۔ نہ تو ہر صفحے پر حوالہ درج کیا گیا ہے اور نہ ہی کتاب کے آخر میں مصادر و مراجع کی کوئی فہرست شامل ہے۔ قرآنِ مجید کی آیات نقل کرتے وقت بھی سورۃ کا نام اور آیت نمبر ذکر نہیں کیا گیا۔ بعض جگہ آیات کا ترجمہ موجود ہے جبکہ کہیں صرف آیت پر اکتفا کیا گیا ہے۔ مزید یہ کہ آیات کو اعراب کے بغیر تحریر کیا گیا ہے، جو قارئین کے لیے بعض اوقات دشواری کا باعث بن سکتا ہے۔

۲۔ علم معاشیات اور اسلامی معاشیات

اس کتاب کے مصنف ڈاکٹر اوصاف احمد ہیں، جن کی پیدائش دسمبر 1945ء میں ہوئی اور 22 جنوری 2010ء کو نوئیڈہ میں وفات پائی۔ انہوں نے معاشیات میں پی ایچ ڈی کی اور اپنی عملی زندگی کا بڑا حصہ جدہ میں ایک اسلامی بینک میں خدمات سرانجام دیتے ہوئے گزارا۔ اسلامی معاشیات پر ان کی گرفت نہایت مضبوط تھی، اور اس موضوع پر ان کی تحریریں ملک و بیرونِ ملک مختلف جرائد و رسائل میں شائع ہوتی رہی ہیں۔ انہوں نے تیس سے زائد کتابیں تصنیف کیں جنہیں علمی حلقوں میں قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔[9]

کتاب کا منہج

یہ کتاب اُن مضامین پر مشتمل ہے جو مصنف نے مختلف اوقات میں تحریر کیے اور جو اردو کے علمی جرائد، خصوصاً تحقیقاتِ اسلامی (علی گڑھ) اور مطالعات (نئی دہلی) کے مختلف شماروں میں شائع ہوتے رہے۔ جب اسلامک فقہ اکیڈمی نے انہیں بعض دینی مدارس میں معاشی موضوعات پر لیکچر دینے کی دعوت دی تو انہوں نے انہی مضامین کے موضوعات پر گفتگو کی۔ بعد ازاں مولانا خالد سیف اللہ رحمانی کی خواہش پر مصنف نے ان تمام لیکچرز کو یکجا کر کے پہلی مرتبہ کتاب کی شکل دی۔ ایفا پبلی کیشنز، نئی دہلی نے 2017ء میں اسے شائع کیا۔ یہ کتاب 184 صفحات پر مشتمل ہے۔

اس مجموعے میں پانچ محاضرات شامل ہیں۔ پہلے تین محاضرات علمِ معاشیات اور جدید مالیاتی نظام سے متعلق ہیں، جن میں معاشیات کے بنیادی اصولوں کا تعارف پیش کیا گیا ہے، علمِ معاشیات کی تاریخی ترقی کا جائزہ لیا گیا ہے، اور اسلامی مفکرین کی اس میدان میں خدمات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اسی طرح جدید معاشی نظاموں کے تناظر میں اسلام کے اقتصادی اصولوں کو بھی واضح کیا گیا ہے۔ چوتھا محاضرہ ہندوستان میں غیر سودی مالیاتی نظام

[9] شفیق رحمٰن، ڈاکٹر، "ماہر اسلامی معاشیات ڈاکٹر اوصاف احمد : شخصیت اور افکار"، https://www.linkedin.com/pulse/ ماہر-اسلامی-معاشیات-ڈاکٹر-اوصاف-احمد-شخصیت-اور-افکار/rahman- تاریخ استفادہ: اکتوبر 25، 2024

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
June 29, 2025

کے موضوع پر ہے۔اس میں ہندوستانی مسلمانوں کی معاشی صورتِ حال کا تجزیہ کیا گیا ہے،اسلامی بینکاری کے امکانات پر گفتگو کی گئی ہے،اور اس سلسلے میں قائم بعض اداروں کا تعارف بھی شامل ہے۔پانچواں محاضرہ "اسلامی مالیات اور مسلم اقلیتی ممالک " کے عنوان سے ہے۔اس باب میں اقلیت کی تعریف بیان کی گئی ہے، مسلم اقلیتی ممالک میں اسلامی بینکاری کی کوششوں اور اس راہ میں پیش آنے والی مشکلات کا تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔ مزید یہ کہ دارالسلام اور دارالحرب کے مابین فرق کو واضح کیا گیا ہے،اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ موجودہ جمہوری ریاستیں کس زمرے میں شمار ہوتی ہیں۔

مصنف کا اسلوب

1۔مصنف نے کتاب کا آغاز ابتدائیے سے کیا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ آپ کے مضامین کا مجموعہ ہے جسے مولانا خالد سیف اللہ رحمانی کی فرمائش پر چھاپا گیا۔ نیز اس مجموعہ کے شائع کرنے کا مقصد یہ تھا کہ مدارس کے نوجوان فضلاء اس سے استفادہ کر سکیں۔ مصنف کی طرف سے مدارس سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اس کتاب کو منتہی جماعتوں کے طلبہ کے لیے مطالعاتی نصاب میں شامل کر دیں تاکہ وہ اپنے عہد کے مسائل سے اچھی طرح واقف ہو سکیں۔[10]

2۔مصنف نے قرآن مجید کی آیات اور احادیث کو بہت کم استعمال کیا ہے اور زیادہ تر علماء، مفسرین اور فقہاء نے جو اسلامی معاشیات کے بارے میں دلائل دیئے ہیں اُن کو اپنی ابحاث میں تحریر کیا ہے۔

3۔مصنف نے ہر بحث میں امثال کے ساتھ معاشی مسائل واصلاحات کو سمجھایا ہے۔مثال کے طور پر معیشت کی مختلف اکائیوں کے درمیاں تعلق کو مختلف اشکال اور نمونوں کی صورت میں تحریر کیا گیا ہے:

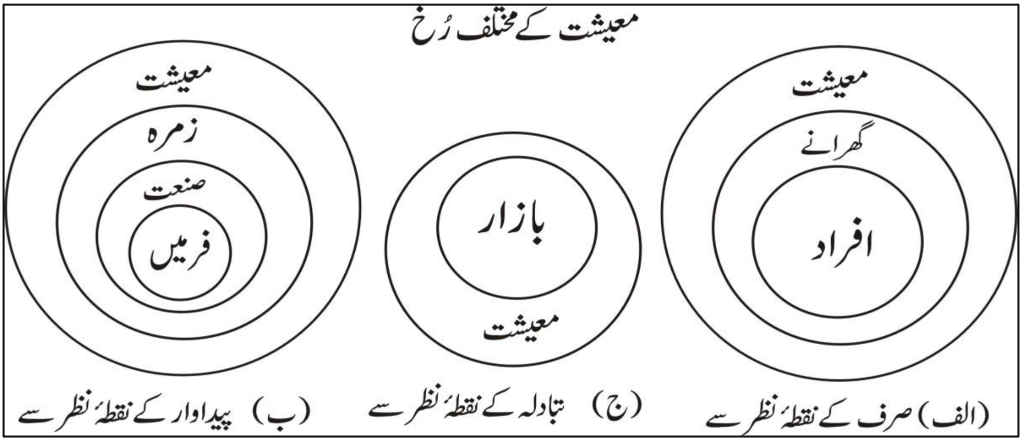

[10] اوصاف احمد، ڈاکٹر، علم معاشیات اور اسلامی معاشیات، (نئی دہلی: ایفا پبلیکیشنز، 2010)، 15

OPEN ACCESS
CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
June 29, 2025

شکل (الف) صرف کے تناظر میں معیشت کی ساخت کو بیان کرتی ہے، جس کے مطابق معیشت مختلف گھرانوں پر مشتمل ہوتی ہے، اور ہر گھرانہ متعدد افراد سے تشکیل پاتا ہے۔ شکل کا جز (ب) پیداوار کے نقطۂ نظر سے معیشت کا جائزہ پیش کرتا ہے۔ اس کے مطابق معیشت مختلف زمروں پر مشتمل ہے؛ ہر زمرہ صنعتوں کا مجموعہ ہوتا ہے، اور ہر صنعت کئی فرموں سے مل کر بنتی ہے۔ شکل کا جز (ج) تبادلے کے زاویے سے معیشت کو دکھاتا ہے، جس کے مطابق معیشت مختلف بازاروں کا مجموعہ ہے، جیسے اشیائے صرف کا بازار، محنت کا بازار، سرمایہ کا بازار وغیرہ۔[11] 4۔ مصنف ماہرین معاشیات کے اقوال ودلائل بھی نقل کرتے ہیں اور جو مسائل مختلف فیہ ہیں ان کی نشاندہی بھی کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر آپ وضاحت کرتے ہیں کہ ماہرینِ معاشیات کے درمیان اس بات پر اختلاف پایا جاتا ہے کہ سرمایہ دارانہ نظام میں فرد کا حقِ ملکیت لامحدود ہوتا ہے یا نہیں۔ بعض جدید معاشی ماہرین کے نزدیک حقِ ملکیت مطلق اور لامحدود نہیں ہوتا، بلکہ حکومت اسے محدود کرنے کے لیے مختلف نوعیت کے اقدامات کر سکتی ہے اور اس مقصد کے لیے قانونی پابندیاں بھی عائد کر سکتی ہے۔[12]

5۔ مصنف نے ہندوستان کے مسلمانوں کے سماجی مسائل پر بھی قلم اٹھایا۔ انھوں نے اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ ہندوستانی مسلمان سماجی اور معاشی ترقی کے میدان میں ہندوؤں سے پیچھے ہیں ۔ اس لیے کہ انھوں نے جدید مغربی تعلیم اور ٹیکنالوجی کو اس سرعت سے اختیار نہیں کیا جیسے ہندوؤں نے اسے اختیار کیا۔ نیز ۱۹۴۷ء میں ہندوستان کی تقسیم کے سبب تعلیم یافتہ، باصلاحیت ہنرمند افراد کی ایک بڑی تعداد پاکستان کی طرف ہجرت کر گئی۔ اس کے علاوہ زمینداری کے خاتمہ کی وجہ سے مسلم زمین داروں کی زمین ان کے پاس نہ رہی جو کہ ان کی غربت اور پسماندگی کا سبب بنا۔[13]

6۔ مصنف اس رائے سے اتفاق نہیں کرتے کہ مسلم اقلیتی ممالک میں ربا کی حرمت کا اطلاق نہیں ہونا چاہیے۔ ان کے نزدیک فقہ میں ایسی کوئی اصولی بنیاد موجود نہیں جس کی بنا پر اقلیتی ملکوں میں رہنے والے مسلمانوں کو سودی معاملات کی اجازت دی جا سکے۔ ان کا کہنا ہے کہ مسلم اقلیتی ممالک میں بسنے والے مسلمان بھی شریعت کے اتنے ہی مکلف ہیں جتنے مسلم ممالک کے باشندے۔ اسی وجہ سے ربا سے بچنے کے لیے ہندوستان کے مسلمان مختلف علاقوں میں مقامی سطح پر متعدد ادارے قائم کر چکے ہیں، جیسے کریڈٹ سوسائٹیاں، بچت ایسوسی ایشنز (مسلم فنڈ)، اسلامی فنڈز، بیت المال وغیرہ۔[14]

7۔ مصنف آخری باب میں بیان کرتے ہیں کہ مسلم اور غیر مسلم کے درمیان ربوی لین دین کے مسئلے پر فقہاء کے درمیان اختلافِ رائے پایا جاتا ہے۔ فقہاء کا پہلا گروہ جس میں امام ابو حنیفہ، امام محمد اور بعض دیگر اکابر شامل ہیں، یہ رائے رکھتا ہے کہ غیر مسلم ممالک (دارالحرب) میں ایک مسلمان اور غیر مسلم کے درمیان ربوی معاملہ جائز ہے۔ حنبلی فقہاء میں سے امام ابن تیمیہ بھی اسی موقف کے قائل ہیں۔ دوسرا گروہ جس میں حنفی فقہاء میں سے امام ابو یوسف، اور شافعی و حنبلی علماء کی بڑی تعداد شامل ہے، ان کا کہنا ہے کہ ربا مطلقاً حرام ہے، اور یہ ممنوع حکم ہر حال میں برقرار

[11] اوصاف احمد، علم معاشیات اور اسلامی معاشیات، 27

[12] ایضا، 56

[13] ایضا، 114 -115

[14] اوصاف احمد ، علم معاشیات اور اسلامی معاشیات، 138

OPEN ACCESS

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
June 29, 2025

رہتا ہے۔ان کے نزدیک مسلمان کا کسی بھی جگہ اور کسی بھی فرد کے ساتھ ربوی معاملہ کرنا جائز نہیں۔[15]

8۔ مصنف نے اس کتاب میں غیر مسلم ممالک میں اسلامی بینکوں کے اقدامات کا تجزیہ کیا ہے۔انہوں نے مسلم اقلیتی معاشروں میں اسلامی مالیات کے کردار کا مطالعہ کیا اور ایسے مؤثر طریقے تجویز کیے ہیں جن کے ذریعے اسلامی بینکاری اور مالیات مسلم اقلیتوں کی معاشی ترقی میں زیادہ فعال اور مؤثر کردار ادا کر سکیں۔

9۔ مصنف نے کتاب کے آخر میں اُن تمام کتابوں اور منابع کا ذکر کیا ہے جن سے انہوں نے استفادہ کیا ہے۔زیادہ تر کتابیں اردو میں معاشیات کے حوالے سے ہیں جبکہ کچھ انگریزی کتب کو بھی مد نظر رکھا گیا ہے۔علاوہ ازیں، حواشی میں کتاب کے مشکل الفاظ کی وضاحت بھی فراہم کی گئی ہے تاکہ قارئین کے لیے مفاہمت آسان ہو سکے۔

10۔ اگر کتاب کی کمیوں کی طرف دیکھا جائے تو واضح ہوتا ہے کہ قرآنی آیات کی تعداد بہت محدود ہے۔کتاب میں تقریباً تین یا چار آیات کا ہی استعمال کیا گیا ہے۔احادیث کو بھی واضح اور مفصل انداز میں پیش نہیں کیا گیا اور بنیادی حدیث کی کتب سے استفادہ کا کہیں واضح تذکرہ نہیں ہے۔ علاوہ ازیں، حوالہ جات کا نظام غیر مکمل ہے؛ ہر صفحہ پر حوالہ نہیں دیا گیا، اور جہاں دیا گیا ہے وہاں بعض اوقات صرف مصنف اور کتاب کا نام درج ہے جبکہ صفحہ نمبر بھی ساتھ دے دیا گیا ہے، لیکن بحث کے سیاق وسباق کے مطابق حوالہ جات کا تفصیلی اور مربوط نظام موجود نہیں۔

۳۔اقتصادیات اسلام

یہ کتاب ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی ہے۔آپ تحریک منہاج القرآن کے بانی ہیں۔ ۱۹ فروری ۱۹۵۱ء کو جھنگ میں پیدا ہوئے۔آپ کا تعلق مذہبی گھرانے سے ہے۔ آپ نے منہاج القرآن کے علاوہ فلاحِ عامہ کے دیگر اداروں کی بنیاد رکھی۔ایک علمی تحریک کے روحِ رواں ہونے کے ساتھ آپ نے سیاست میں حصہ لیا اور اپنی سیاسی جماعت "پاکستان عوامی تحریک" کی داغ بیل ڈالی۔آپ کی متعدد کتب شائع ہو چکی ہیں۔[16]

کتاب کا منہج

اس کتاب میں مصنف کی کئی تحریریں اور لیکچرز کتابی شکل میں مرتب کی گئی ہیں۔آپ کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے اس کتاب کی تیاری میں اسلامی معاشیات کے اہم موضوعات پر جدید طرز سے کام کیا گیا ہے۔ یہ کتاب ۸۵۵ صفحات پر مشتمل ہے ، جن کو فرید ملت ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے زیرِ اہتمام منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور نے ۲۰۰۷ء شائع کیا۔

اس کتاب کے دس ابواب ہیں۔ باب اوّل میں اسلامی معاشیات کی مبادیات پر گفتگو کی گئی ہے اور اسلامی معاشیات کے ارتقائی مراحل کا جائزہ لیا

[15] ایضا، 155-152

[16] http://en.minhaj.org.pk/wiki/Shaykh-ul-Islam_Dr_Muhammad_Tahir-ul-Qadri

OPEN ACCESS

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
June 29, 2025

گیاہے۔ باب دوم، اسلامی معاشی نظام کے بنیادی اصولوں کی وضاحت کے لیے مختص ہے۔ باب سوم، اسلام کے تصورِ مال پر ہے۔ باب چہارم، اسلام کے تصورِ ملکیت کو اجاگر کرتا ہے۔ انفاق فی المال سے متعلق مسائل باب پنجم میں ہیں۔ باب ششم، اسلامی معیشت میں باہمی امداد اور عوام کی کفالت کے نظام سے متعلق ہے۔ زمین، زراعت اور مزارعت کا بیان باب ہفتم میں ہے۔ تجارت، شراکت اور مضاربت کا بیان باب ہشتم میں ہے۔ باب نہم، صنعتی اور مزدور پالیسی کے لیے وقف ہے۔ باب دہم، اسلامی معاشی نظام پر ہونے والی تنقید کا جائزہ لیتا ہے۔

مصنف کا اسلوب

1۔ مصنف نے پیش لفظ میں دین اسلام کی اہمیت کو عقائد، عبادات اور معاملات میں واضح کیا ہے۔ اقوام عالم کے عروج و زوال کی اہم وجوہات بیان کی ہیں۔ معاشیات و اقتصادیات کے استحکام اور عدم استحکام کے نتائج بیان کیے ہیں۔ مسلم ممالک کی ابتر معیشیت اور ان کے بڑھتے ہوئے معاشی مسائل کو دیکھ کر یہ کتاب تشکیل دی گئی جس کے ذریعے اسلامی معاشیاتی نظام کی تشریح اور تفصیلات مہیا کی جاسکیں۔[17]

2۔ مصنف کا انداز نمایاں محققانہ ہے۔ ہر دعویٰ کے لیے دلیل لاتے ہیں اور حواشی میں اس کا حوالہ بھی درج کرتے ہیں۔ اس طرزِ تخاطب سے تحریر دلگداز، اثرآفرین اور مقصدیت سے بھرپور معلوم ہوتی ہے۔

3۔ مصنف نے کتاب کی ابحاث کو قرآن مجید اور احادیث مبارک سے مزین کیا ہے۔ علماء و فقہاء کی آراء کو شامل کیا ہے اور ان کے اقوال سے استدلال کیا ہے۔

4۔ اس کتاب میں مصنف نے اسلامی معاشی نظام کے اصولوں کو سادہ اور کو عام فہم انداز میں بیان کیا ہے۔ مصنف کے نزدیک اسلامی معیشت کے تمام قوانین ایک بنیادی اصول پر کارفرما نظر آتے ہیں کہ مال کو حصول زندگی کا مقصد قرار نہیں دیا جاسکتا۔ احکام خداوندی کے مطابق دنیاوی کامیابی کے ساتھ ساتھ اُخروی کامیابی کو بھی مد نظر رکھنا ضروری ہے۔[18]

5۔ مصنف نے بنیادی اور ثانوی مآخذ سے استفادہ کیا ہے۔ تمام کتب، جن میں عربی، اردو اور انگلش کی اسلامی معاشیات پر کتب شامل ہیں، کو حروف تہجی کے اعتبار سے ترتیب دیا ہے۔ فقہی لٹریچر سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔ مآخذ و مراجع کی تعداد ۱۹۵ بنتی ہے۔

6۔ مجموعی حیثیت سے یہ کتاب ایک عمدہ تحریر ہے جو وسیع موضوعات کا احاطہ کرتی ہے، اور ان پر سلاست اور روانی سے کلام کرتی ہے۔ اس کے مآخذ و مراجع اسلامی معیشت کا انسائکلوپیڈیا ثابت ہو سکتے ہیں۔

[17] طاہر القادری، ڈاکٹر، اقتصادیات اسلام (لاہور: منہاج پرنٹرز، 2007)، 42

[18] ایضاً، 162

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
June 29, 2025

۴۔اسلام کا معاشی نظام

"اسلام کا معاشی نظام "ڈاکٹر اسرار احمد کی تصنیف ہے۔وہ 26اپریل 1932ء کو بھارتی ریاست ہریانہ میں پیدا ہوئے، لیکن پاکستان کے قیام کے بعد ہجرت کر کے لاہور آ گئے۔اپنی تعلیمی زندگی کے دوران وہ اسلامی جمعیت طلبہ کے ناظم اعلیٰ بھی رہے۔اپنے سیاسی سفر کے آغاز میں وہ جماعت اسلامی سے وابستہ رہے، تاہم بعد میں اختلافات کی بناپر جماعت سے علیحدگی اختیار کی اور 1975ء میں اپنی جماعت "تنظیمِ اسلامی "قائم کی۔مختلف موضوعات پر سو سے زائد کتابیں ان کی تصنیف کردہ ہیں۔حکومتِ پاکستان کی جانب سے انہیں ستارہ امتیاز سے بھی نوازا گیا۔ڈاکٹر اسرار احمد 14 اپریل 2010ء کو 78 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔[19]

کتاب کا منہج

یہ کتاب ۲۰۱۷ء میں مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور سے شائع ہوئی۔ ۷۹ صفحات پر مشتمل یہ کتاب، مصنف کی دو تقریروں کی کتابی صورت ہے جو انھوں نے مل مالکان اور مزدوروں کے اجتماع سے کیں جسے زرعی یونیورسٹی فیصل آباد اور محکمہ محنت پنجاب نے منعقد کیا تھا۔پھر اس میں اسلام کے نظام محاصل پر آپ کے مقالہ کا اضافہ کر دیا گیا جو آپ نے لائنز کلب لاہور کے سالانہ اجلاس میں پڑھا۔اس کے علاوہ کتاب میں پروفیسر رفیع اللہ شہاب کا مقالہ بھی بڑھادیا گیا جو جنوری ۱۹۸۱ء میں "میثاق" میں شائع ہوا تھا۔

اس کتاب میں باقاعدہ ابواب نہیں ۔ پیش لفظ میں اسلام کے معاشی نظام پر دو مقدمات ہیں جو اصل میں مصنف کے دو تقریریں تھیں ۔اسلام کے نظامِ معیشت کو سوشلزم، کیپٹلزم،اور کمیونزم کے مقابل بہتر قرار دیا ہے۔اقتصادیات کے معاملے میں رہنمائی کرتے ہیں کہ ہم پیسے اور وسائل کو کس طرح استعمال کرتے ہیں؟ کاروبار کی ان اقسام کی بات کی ہے جن کی اجازت نہیں جیسے جوا اور انشورنس۔کچھ مختلف فیہ صورتوں پر بات کی گئی ہے جیسے مضاربت، مزارعت آڑھت اور مڈل مین وغیرہ۔اس کے علاوہ سرمایہ اور محنت کے موضوعات پر گفتگو کی گئی ہے۔دوسرا مقدمہ اسلام کے نظامِ محاصل سے متعلق ہے جس میں ضرائب، اموال فاضلہ، عُشری اور خراجی اراضی، وغیرہ کو موضوعِ بحث بنایا گیا ہے۔

مصنف کا اسلوب

[19] اکرم چوہدری، محمد،"مذہبی سکالر ڈاکٹر اسرار احمد کی یاد میں " ،نوائے وقت،اپریل 15، 2023

OPEN ACCESS
CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
June 29, 2025

1۔کتاب کے آغاز میں مصنف نے اپنی دونوں تقاریر کا پس منظر بیان کیا ہے جو اس کتاب کے سامنے آنے کی وجہ بنیں۔ چوہدری غلام رسول کے مشورہ پر ان تقاریر کو طبع کروا کر تقسیم کیا گیا۔ کسرِ نفسی سے کام لیتے ہوئے مصنف تسلیم کرتے ہیں کہ وہ معاشیات کے طالب علم ہیں اور نہ فقہ اسلامی کے ماہر۔ لہذا وہ کتاب کی خامیوں کو اپنا قصور مانتے ہیں۔[20]

2۔ چونکہ کتاب لیکچر کی کتابی شکل ہے، اس لیے اس کا اندازِ بیان سادہ ہے اور اس کی ابحاث میں اختصار پایا جاتا ہے۔البتہ جہاں اسلامی معاملات کی بات آتی ہے وہاں واضح الفاظ میں اپنا موقف بیان کرتے ہیں اور کسی مصلحت کا شکار نہیں ہوتے۔

3۔مصنف قرآن و حدیث اور علماء وفقہاء کی آراء سے استدلال کرتے ہوئے بات کرتے ہیں۔انھوں نے اس کتاب کے ذریعے اسلامی معاشیات کے نئے گوشوں سے قاری کو آشنا کیا ہے۔ معاشیات کے شعبہ سے منسلک نہ ہونے کے باوجود مصنف نے کتاب میں بصیرتِ باطنی کی بنیاد پر خاص اسلوب اپنایا ہے۔

4۔ مصنف نے اس کتاب میں اسلام کی معاشی اقدار کو اجاگر کیا ہے اور مغربی معاشی نظاموں کے مقابلے میں اسلامی اقتصادی نظام کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ان کے نزدیک اشتراکی نظام کا انحصار صرف مساوات پر اور سرمایہ دارانہ نظام کا انحصار صرف آزادی پر ہے، جبکہ اسلام میں مساوات اور آزادی کے درمیان اعتدال و توازن قائم ہے۔ مزید برآں، اسلام میں روحانی اور قانونی نظاموں کے درمیان بھی یکساں توازن موجود ہے، جو معاشرتی اور اقتصادی انصاف کو ممکن بناتا ہے۔

5۔مصنف نے کتاب کو علامہ اقبال اور شیخ سعدی کے فارسی اشعار سے مزین کیا ہے۔ان اشعار کی مدد سے موضوعات کی وضاحت میں قوت پیدا ہوئی ہے اور کلام میں روحانیت جھلکتی ہے۔مثال کے طور پر اللہ کی حقیقی ملکیت کے تصور کو اشعار کی ڈوری میں پرویا ہے بقول شیخ سعدی:

ایں امانت چند روزہ نزد ماست

در حقیقت مالک ہر شے خداست

"میرے پاس جو کچھ ہے وہ تھوڑی دیر کے لیے میرا ہے، لیکن حقیقت میں، سب کچھ خدا کا ہے۔"

بقول اقبال:

رزق خود را از زمیں بردن رواست

ایں متاع بندہ و ملک خداست

"رزق کو زمین سے حاصل کرنے کی اجازت ہے۔ زمین بندے کا مال ہے اور ملکیت اللہ کی ہے۔"[21]

6۔مصنف کے نزدیک اسلامی نظامِ معیشت کا امتیاز ہے کہ اس میں معاشی اور قانونی ضابطوں کے ساتھ ایک روحانی نظام بھی موجود ہے۔اس

[20] اسرار احمد، ڈاکٹر، اسلام کا معاشی نظام، (لاہور: انجمن خدام قرآن، 2107)، 2

[21] اسرار احمد، اسلام کا معاشی نظام، 15

OPEN ACCESS

CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: June 29, 2025

روحانی تصورِ معیشت کے چار بنیادی نکات ہیں:

۱۔ حقیقی ملکیت اللہ کی ہے، انسان کی نہیں۔
۲۔اس دنیا میں انسان جو بھی حاصل کرتا ہے یہ سب خدا کا احسان ہے۔
۳۔انسانی حقوق صرف ان کی ضروریات تک محدود ہیں۔
۴۔جو چیز ایک شخص کے حق سے زیادہ ہے وہ دوسرے کا حق ہے۔[22]

7۔ مجموعی طور پر یہ ایک مفید اور کارآمد کتاب ہے۔اس کا اندازِ بیان بہت سادہ اور آسان ہے جس سے عام قارئین آسانی سے استفادہ کر سکتے ہیں۔البتہ ابواب بندی، فہارس، اور مصادر و مراجع کا ذکر نہ ہونے سے قارئین کو دشواری آسکتی ہے۔کتاب کے اندر بعض مقامات پر حوالہ دیا گیا ہے اور بعض جگہوں پر نہیں دیا گیا۔اکثر آیات کے حوالے نہیں، اور فارسی اشعار کا ترجمہ نہیں کیا گیا۔

۵۔معیشت و تجارت کے اسلامی احکام

اس کتاب کے مصنف حافظ ذوالفقار علی ہیں۔آپ ابوہریرہ شریعہ کالج لاہور کے شیخ الحدیث ہیں۔آپ کی تصانیف میں "دورِ حاضر کے مالی معاملات کا شرعی حکم"، " معیشت و تجارت کے اسلامی احکام" اور "اسلامی بینکاری کی حقیقت" نمایاں ہیں۔

کتاب کا منہج

زیر تبصرہ کتاب ۲۰۱۰ء میں ابو ھریرہ اکیڈمی لاہور سے شائع ہوئی۔۲۱۲ صفحات پر مشتمل یہ کتاب گیارہ موضوعات کا مجموعہ ہے۔پہلا موضوع معیشت و تجارت کے معاملے میں اسلامی عقائد اور اقدار کا جائزہ لیتا ہے۔اسلام کا دوسرے معاشی نظاموں سے موازنہ کرتا ہے۔دوسرا موضوع بیع کے مسائل پر ہے مثلاََ کسی چیز کو خریدنے سے پہلے فروخت نہ کرنا، مبیع کے عیب چھپانے کی کوشش نہ کرنا، وعدے سے کم دے کر دھوکہ نہ دینا، مبیع کو تبدیل نہ کرنا، وغیرہ۔

تیسرا اور چوتھا موضوع چیزوں کے استعمال کے اور ان کی قیمت کے تعین پر کلام کرتا ہے۔اس کے علاوہ قرض کے مسائل کا ذکر ہے۔ باغات اور زیر زمین اگنے والی سبزیوں کی خرید و فروخت کے بارے میں بھی گفتگو کی گئی ہے۔پانچواں موضوع فروخت کے دوران ہونے والی غلطیوں کے بارے میں ہے۔ مثلاََجب کوئی اپنا ارادہ بدلتا ہے، جب کوئی غلطی کرتا ہے، اور جب کوئی اس کی قیمت کے

[22] ایضا، 17

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: June 29, 2025

بارے میں جھوٹ بولتا ہے،وغیرہ۔

چھٹاموضوع اختیارات کی بیع ہے، جس میں اختیار کے جدید مفہوم،اس کی مختلف قسمیں،اختیارات کی خرید وفروخت کا شرعی حکم،اور بعض متوقع شبہات کے ازالے پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ساتواں موضوع بیعانہ کی شرعی حیثیت سے متعلق ہے، جبکہ آٹھواں موضوع کمیشن ایجنٹ کے ذریعے خرید وفروخت پر مرکوز ہے۔اس میں کمیشن ایجنٹ کے مفہوم،اس کی شرعی حیثیت اور فقہی نوعیت،قرض کے بدلے زائد کمیشن لینا، معاہدے کی تنسیخ، بیع اور کمیشن کے تمام متعلقہ ابحاث تفصیل کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں۔

نواں موضوع اجارہ کے بارے میں ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ اجارہ کا اصل مفہوم کیا ہے اور یہ بیچنے یا قرض دینے سے کس طرح مختلف ہے۔ موضوع میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ قرآن و حدیث اجارہ کے بارے میں کیا تعلیم دیتے ہیں۔مزید برآں،اجارہ کے ذریعے لیز پر دینے کے اصول پر بحث کی گئی ہے اور اس کا موازنہ باقاعدہ بینکوں کے کام کرنے کے طریقہ کار سے کیا گیا ہے۔اس میں بینکوں کے مسائل اور یہ وضاحت بھی شامل ہے کہ اسلامی بینک کس طرح شریعت کے اصولوں کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ تمام یہ نکات اس موضوع میں تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔

دسواں موضوع صکوک کی شرعی حیثیت سے متعلق ہے، جس میں صکوک کی تعریف،اس کی ابتداء وارتقاء،اور مختلف اقسام تفصیل کے ساتھ بیان کی گئی ہیں۔گیارھواں اور آخری موضوع یہ ہے کہ اسلام پیسے اور کاغذی کرنسی کو کس نگاہ سے دیکھتا ہے،اور اسلامی قانون کے مطابق کاغذی کرنسی کا استعمال جائز ہے یا نہیں۔

کتاب کا اسلوب

1۔ اس کتاب کا اسلوب محدثانہ طرز کا ہے۔مصنف نے قرآن مجید،احادیث اور علماء وفقہا کے اقوال سے استدلال کیا ہے۔اور مباحث کو دلائل کے ساتھ تحریر کیا ہے۔اوراس میں عرب علماء کے اقتباسات بھی شامل کیے ہیں۔

2۔مصنف نے پیش لفظ میں دین اور معاشی اصولوں پر مختصر بحث کی ہے اور آغاز ہی سے احادیث کو ضبط تحریر میں لایا گیا ہے۔

3۔ کتاب کا سببِ تالیف تحریر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ مسلمانوں اور غیر مسلموں کے لیے اسلامی معاشی نظام کے بارے میں جاننا

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
June 29, 2025

ضروری ہے۔لہذا اس علم کو بانٹنا اور دوسروں کو باور کرانا ایک مذہبی فریضہ ہے جس میں یہ کتاب مددگار ثابت ہوگی۔[23]

4۔اس کتاب میں اختصار اور سادگی کے ساتھ بہت سے موضوعاتِ معیشت کو آسان زبان میں یکجا کرکے تحریر کیا گیا ہے۔بعض موضوعات میں کچھ پیچیدگی معلوم ہوتی ہے۔

5۔اقوالِ فقہاء سے استدلال کی مثال امام محمد کے اس حوالہ سے ملتی ہے۔ایک مرتبہ امام محمد سے سوال ہوا کہ آپ نے زہد پر کتاب کیوں نہیں لکھی۔ آپ نے فرمایا:"میں نے کتاب البیوع لکھ دی ہے۔" آپ نے جو کہنے کی کوشش کی وہ یہ ہے کہ میں نے اس میں بتادیا ہے کہ کیا حلال ہے اور کیا حرام؟ اورزہد کا مطلب ہے کہ جس چیز کی اجازت نہیں اس سے بچنا۔[24]

6۔ اختلافِ علماء کی مثال قرض کے ایک مسئلہ سے معلوم ہوتی ہے۔آپ کہتے ہیں کہ امام شوکانی کہتے ہیں کہ قرض دیتے وقت مناسب قیمت وصول کرنے کی اجازت ہے۔ دوسرے علماء جیسے سید میاں نذیر حسین، نواب صدیق حسن خان، مولانا ثناء اللہ عمرو تسری اور حافظ عبداللہ بھی اس سے متفق ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ قرآن کی ایک آیت اس کی تائید کرتی ہے، جس میں کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چیزوں کو بیچنے کو حلال قرار دیا ہے۔[25]

7۔کتاب کی خوبیوں کے باوجود اس میں مصنف نے حوالے پورے نہیں دیئے۔ اگرچہ ہر صفحے پر حوالہ دیا ہے مگر صرف کتاب اور مصنف کے نام پر ہی اکتفا کیا ہے۔مضامین کی فہرست میں ابواب یا فصول کا اہتمام نہیں کیا۔کتاب کے آخر میں مصادر و مراجع تحریر نہیں کیے۔

8۔مختصر یہ کہ مصنف نے کتاب کے موضوعات کو محدثانہ اسلوب میں بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس میں دیے گئے محدثین اور فقہاء کے دلائل راہنمائی کا اہم ذریعہ ہے۔ یہ کتاب خاص طور پر ان طالب علموں کے لیے مددگار ہے جو مدارس ختم کرنے کے بعد جدید معاشی اداروں میں کام کرنا چاہتے ہیں۔

حاصل کلام

مسلم علماء نے اسلامی نظام معیشت کے خد وخال کو واضح کرتے ہوئے **معیشت، تجارت، بینکاری، اور سود** جیسے موضوعات پر اسلامی نقطۂ نظر سے قابلِ قدر علمی خدمات انجام دی ہیں۔ان میں نمایاں کتابوں میں ڈاکٹر محمود احمد غازی کی کتاب **"محاضرات معیشت و تجارت"** شامل ہے۔ یہ کتاب ان کے دوحہ، قطر میں دیئے گئے خطبات پر مشتمل ہے۔کتاب میں اسلام کے مالیاتی نظام کا واضح تصور پیش کیا گیا ہے اور روایتی

[23] ذوالفقار علی، حافظ، معیشت و تجارت کے اسلامی احکام، (لاہور: ابوہریرہ اکیڈمی، 2010)، 12

[24] ایضا، 15

[25] ایضا، 78

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
June 29, 2025

معاشی مباحث کو عصری انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ڈاکٹر اوصاف احمد کی کتاب **"علم معاشیات اور اسلامی معاشیات"** میں مصنف نے جدید معاشی نظاموں کے پس منظر میں اسلام کے اقتصادی اصول بیان کیے ہیں۔ ساتھ ہی علم معاشیات اور اس کے بنیادی اصولوں پر روشنی ڈالتے ہوئے اسلامی مفکرین کی خدمات کو اجاگر کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی کتاب **"اقتصادیات اسلام"** ہے۔ یہ کتاب مصنف کے قلمی مسودات اور لیکچرز پر مشتمل ہے۔ یہاں اقتصادیات اسلام کے تمام ابحاث میں مصنف کی تحقیق نمایاں ہے۔انہوں نے معاشی مسائل میں احکامِ خداوندی کے مطابق دنیاوی اور آخرت کی کامیابی کو مد نظر رکھنے کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ڈاکٹر اسرار احمد کی کتاب **"اسلام کا معاشی نظام"** دو تقریروں پر مشتمل ہے، جس میں مصنف نے اسلامی معیشت کے موضوعات کو مدلل اور اختصاری انداز میں بیان کیا ہے۔ان کے مطابق اسلامی نظامِ معیشت سب کے ساتھ یکساں سلوک کرنے اور اپنی مرضی کے انتخاب کی آزادی فراہم کرتا ہے۔

حافظ ذوالفقار علی کی کتاب **"معیشت و تجارت کے اسلامی احکام"** ہے۔اس کتاب میں قارئین کو اسلامی معاشی اور تجارتی تعلیمات سے روشناس کروایا گیا ہے، جو خرید و فروخت کے تمام معاملات کو حل کرنے میں مددگار ہیں۔ یہ تمام کتب طلبہ، ماہرینِ معیشت، تاجروں اور بینکاروں کے لیے بہت کارآمد علمی ذخیرہ ہیں اور اسلامی اقتصادی نظام کے فہم میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

CC BY